اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاؤں کے درد میں پہلے سے کمی ہے۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۷ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ کمزوری بے حد ہے۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا کرتے رہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا احسان

— (از حضرت مسیح موعود علیہ السلام) —

"اے میرے پیارے خدا اس پیارے نبیؐ پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبیؐ دنیا میں نہ آتا۔ تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح ابن مریمؑ اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبیؐ کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے"۔ (اتمام الحجہ صفحہ ۲۸)

پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

معاہدہ کے تحت کپاس، جراحی کے سامان اور انجنیئرنگ کے آلات کے عوض ربڑ، ٹین، عمارتی لکڑی اور بعض دوسری اشیاء پاکستان آئینگی

کراچی ۷ فروری۔ انڈونیشیا اور پاکستان کے وفود کے درمیان تجارتی سمجھوتہ کے متعلق جو ابتدائی بات چیت منگل سے ہو رہی تھی۔ وہ آج ختم ہو گئی۔ اور سمجھوتہ پر آج شام دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کی میعاد اس سال کے آخر تک ہوگی۔ سمجھوتہ کے تحت پاکستان، انڈونیشیا کو کپاس، کھیل کا سامان، چھری کانٹے، جراحی کا سامان اور انجنیئرنگ کے آلات بھیجے گا۔ اور انڈونیشیا سے ربڑ، ٹین، عمارتی لکڑی، کھوپرا اور دوسری چیزیں پاکستان آئیں گی۔ معاہدہ پر پاکستان کی طرف سے مسٹر ایم۔ ایم جنید اور انڈونیشیا کی طرف سے آر۔ اے عثمان نے دستخط کئے۔ انڈونیشی وفد کل کراچی سے کولمبو روانہ ہو رہا ہے۔

اوکی ناوا اور دیگر جاپانی جزیرے حکومت جاپان کو واپس دیدیئے جائیں

حکومت امریکہ سے جاپان کی درخواست

ٹوکیو ۷ فروری۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ حکومت جاپان نے امریکہ سے کہا ہے کہ جزائر اوکی ناوا، بونن اور بحرالکاہل کے ان دوسرے جزیروں کو جن پر لڑائی کے دنوں میں امریکی فوج نے قبضہ کر لیا تھا جاپان کے حوالے کر دیا جائے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت امریکہ اس درخواست پر ہمدردی سے غور کر رہی ہے۔ یہ جزائر آجکل امریکہ کی نگرانی میں ہیں۔ جزیرہ اوکی ناوا میں تو امریکہ نے ایک زبردست ہوائی اڈہ بھی تعمیر کیا ہوا ہے۔ اس اڈے سے امریکی بمبار اڑ کر شمالی کوریا پر بمباری کرتے ہیں۔

امریکہ اور آسٹریلیا سے تیس ہزار ٹن گیہوں آ رہا ہے

کراچی ۷ فروری۔ امریکہ اور آسٹریلیا سے تیس ہزار ٹن گیہوں اگلے ہفتے کراچی پہونچ رہا ہے۔ اس میں سے بائیس ہزار ٹن امریکہ سے اور آٹھ ہزار ٹن آسٹریلیا سے آ رہا ہے۔

مسٹر سلیری کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی

کراچی ۷ فروری۔ آج کھلی عدالت میں ایوننگ ٹائمز کے ایڈیٹر زیڈ۔ اے سلیری پرنٹر و پبلشر خورشید عالم اور کارسپونڈنٹ مسٹر این ایم کیپٹل پر حکومت کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کرنے اور آبادی کے مختلف طبقوں کے درمیان منافرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔

مشرقی بنگال میں پیداوار بڑھانے کے لئے ایک ماہر کا تقرر

ڈھاکہ ۷ فروری۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے ایک ماہر مقرر کیا ہے۔ جو کاشتکاروں کو پیداوار بڑھانے کے بہتر سے بہتر طریقے بتایا کرے گا۔ صوبہ کے وزیر اعلےٰ مسٹر نور الامین نے کاشتکاروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ کاشت کریں اور جو زمین افتادہ اور بے کار پڑی ہوئی ہے۔ اس کو زیر کاشت لائیں۔ تاکہ صوبہ میں زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا ہو سکے۔

امریکہ چین کی بحری ناکہ بندی کر دے گا؟

واشنگٹن ۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ صدر آئزن ہاور چین کی بحری ناکہ بندی پر غور کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی اس سلسلہ میں آخری فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

"میریلا" بحر روم میں داخل ہو گیا

لنڈن ۷ فروری۔ اطالوی تیل بردار جہاز "میریلا" جو پانچ ہزار ٹن تیل آبادان سے اٹلی لے جا رہا ہے۔ آج بحر روم میں داخل ہو گیا ہے۔ اٹلی کی حکومت نے امریکہ کو یقین دلایا ہے کہ میریلا کا تیل اٹلی کے لئے ہی ہے۔ اسے پولینڈ نہیں بھیجا جائے گا۔ اب جہاز اپنی آخری منزل میں ہے۔ مصر کے ایک تباہ کن جہاز نے نہر سویز کے آخری سرے تک اس کی حفاظت کی۔ نہر کے کنارے جو برطانوی فوجیں پڑاؤ ڈالے ہوئے پڑی تھی۔ وہ تیل بردار جہاز کو آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے دیکھتی رہیں۔

کامل شمعون سعودی عرب روانہ ہو گئے

بیروت ۷ فروری۔ لبنان کے صدر کامل شمعون بیروت سے سعودی عرب کے دورہ پر روانہ ہو گئے آپ کے ہمراہ وزیر تعلیم اور کئی اعلےٰ افسر بھی ہیں۔

جنوبی کوریا کا مشرقی علاقہ جنوبی کوریا کے حوالے کیا جائے

اقوام متحدہ سے سنگمن ری کا مطالبہ

پوسان ۷ فروری۔ جنوبی کوریا کے صدر مسٹر سنگمن ری نے اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے۔ کہ جنوبی کوریا کے جس علاقے پر اقوام متحدہ کا قبضہ ہے اسے جنوبی کوریا کے سپرد کر دیا جائے۔ یہ علاقہ انتہائی مشرق میں ہے اور محاذ جنگ سے بہت دور ہے۔ اس پر امریکہ کی آٹھویں فوج کا قبضہ ہے۔

— ڈھاکہ ۷ فروری گورنر جنرل مسٹر غلام محمد گورنر مشرقی بنگال کے ساتھ ڈھاکے سے چاٹگام دو روزہ دورے کے لئے پہونچے۔

۲۶ سابق سرخ پوش لیڈر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے

پشاور ۷ فروری۔ ۲۶ سابق سرخ پوش لیڈر ایک ساتھ مسلم لیگ میں داخل ہو گئے ہیں۔ کل چارسدہ میں خان عبدالقیوم خان نے تقریر کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو مسلم لیگ میں شامل ہو کر قوم کی خدمت کرنے کی دعوت دی تھی۔ اس عام جلسہ کے بعد ان لوگوں نے اپیل کے بارے میں آپس میں بات چیت کی اور مسلم لیگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

رنگون میں برطانوی سفارت خانہ بند کر دیا جائے

برما کی مخالف پارٹی کا مطالبہ

رنگون ۷ فروری۔ برما میں مخالف پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ رنگون میں برطانوی سفارت خانہ بند کر دیا جائے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ برطانیہ نیشنلسٹ چین کی ان فوجوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ جو برما کے علاقہ میں جارحانہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور اس طرح برما کی خود مختاری کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ فارموسا سے ساتواں امریکی بحری بیڑہ ہٹانے کے متعلق پارٹی کے لیڈر نے کہا ہے۔ کہ اس اقدام سے کوریا کی جنگ پھیلے گی۔ اور ایشیا میں تازہ جنگیں پیدا ہو جائیں گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی　　مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے چند تازہ رؤیا

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱)

میں نے دیکھا کہ خلیفہ رشید الدین صاحب سامنے کھڑے ہیں۔ پھر نظارہ بدلا تو دیکھا کہ خواجہ حسن نظامی صاحب بیٹھے ہیں۔ اور سلسلہ کے خلاف کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ میں خواب میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ خواجہ صاحب تو نہایت سنجیدگی سے بات کرنے والے ہیں۔ اور ہم سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اور حال ہی میں نہایت شاندار جرأت سے سلسلہ کی غیر معقول مخالفت کی تردید کر چکے ہیں۔ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔

اسی دن شام کو مغرب سے چند منٹ پہلے ایک کارڈ ایک بچہ لایا جس پر S. M. H. Gazi اور پروفیسر مراد لکھا تھا۔ غازی صاحب کی نسبت پیغام تھا۔ کہ یہ خواجہ حسن نظامی صاحب کے قریبی ہیں اتفاق کی بات ہے۔ اسی دن صبح کے وقت ہمارے ایک عزیز ملنے آئے۔ جن کی ہمشیرہ خواجہ صاحبؒ کے ایک صاحبزادے کو بیاہی ہوئی ہیں۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ شائد یہ خواب ان کے متعلق ہو۔ لیکن وہ اپنے کام آئے تھے۔ ان کی بات سنکر معلوم ہوا کہ ان کے متعلق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ تو اپنی احتیاج کے لئے آئے تھے۔ اس کے بعد اس خیال سے کہ خواب کی کچھ اور تعبیر ہوگی خواب ذہن سے اتر گئی۔ جب مذکورہ بالا احباب ملنے کے لئے آئے۔ اور انہوں نے باتیں شروع کیں۔ تو غازی صاحب نے کہا آپ ہمارے متعلق کوئی نشان دکھا سکتے ہیں۔ میں نے کہا میں نجومی ہونے کا مدعی نہیں۔ الٰہی سلسلوں میں خدا تعالےٰ جو کچھ بتائے اتنا کہدیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ میرے اختیار میں نہیں۔ اس وقت یہ رویا بالکل میرے ذہن سے اتری ہوئی تھی۔ گو میں نے صبح کے وقت یہ رویا اپنی بیوی ام متین کو سنائی ہوئی تھی۔ کچھ دیر اور گفتگو ہوئی تو غازی صاحب نے کچھ مخاصمانہ بلکہ معاندانہ رویہ اختیار کیا۔ اس پر مجھے وہ رویا یاد آگئی اور میں نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو وہ رویا سنائی اور کہا کہ مجھے خیال تھا۔ کہ اس رویا میں خواجہ صاحب سے مراد ان کا کوئی رشتہ دار ہے۔ پہلے میں نے فلاں شخص کو سمجھا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اس سے مراد نہیں۔ پھر آپ آئے تو رویا بالکل بھول چکی تھی۔ اب آپ کی باتوں کی وجہ سے یاد آگئی۔

(۲)

میں نے دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ یہ کیا ہے کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ پہلے ایک شخص ایک کام کرتا ہے اور پھر اسے خراب کر دیتا ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے (گو اسکے متعلق کالتی نقضت غزلھا والی آیت ایک کھلی مثال ہے۔ لیکن رویا میں اس طرف خیال نہیں گیا۔) میں اسے جواب میں کہتا ہوں۔ کہ دیکھو قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ ۔ اس آیت کا مفہوم کسی نے اس رنگ میں بتایا ہوگا۔ جو تم کو غلطی لگی۔ اس میں اٰمنوا کا لفظ استعمال ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ایمان لائے۔ پھر ایمان کے ثمرات سے محروم رہ گئے۔ کیونکہ ایمان کی غرض خدا تعالےٰ کا قرب ہوتا ہے۔ لیکن مراد یہ نہیں کہ کامل ایمان ہوتے ہوئے خدا تعالےٰ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ایمان تو اس غرض سے لائے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو۔ مگر ایمان کے بعد مقصود کو بھول گئے۔ اور اپنی محنت ضائع کر دی۔

اس کے بعد کسی اور شخص نے ایک اور آیت پر اعتراض کیا۔ مگر مجھے وہ آیت جو میں نے تشریح کی یاد نہیں رہی۔

(۳)

میں نے دیکھا ایک جگہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایک اور شخص بیٹھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ملک ہے جس کا رقبہ دو لاکھ مربع میل ہے۔ اسمیں ایک لاکھ مربع میل اور شامل ہونا ہے (ملک کا نام ذہن میں نہیں) اور اس ملک کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اسپر تاریکی کا زمانہ آنے والا ہے۔ یہ خیال آتے ہی جس کمرہ میں ہم بیٹھے ہیں۔ اسکے ایک کونہ کی دیوار سامنے سے ہٹا دی گئی۔ یا وہاں دروازہ ہے۔ اسے کھولدیا گیا۔ بہر حال اسکے کھلنے سے سامنے کے علاقہ پر نظر پڑی تو معلوم ہوا مغرب کا وقت ہے۔ جیسے سورج ڈوبنے پر پچیس تیس منٹ گزرے ہوتے ہیں۔ روشنی کم ہو چکی ہے۔ مگر راستہ وغیرہ نظر آتا ہے۔ آدمی اور چیزیں بھی نظر آتی ہیں۔ اسپر وہ تیسرا شخص حضرت مسیح موعودؑ سے کہتا ہے۔ کہ حضور ابھی اندھیرا نہیں ہوا (یعنی پیشگوئی پورا ہونے کا وقت نہیں آیا) اس پر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ کہ تاریکی تو ہو گئی ہے (یعنی پیشگوئی کے لحاظ سے اتنی کافی ہے) اب یہ خدا جانے کہ اس وقت کون مقابلہ کرتا ہے۔ اور کون مقابلہ نہیں کرتا۔

(۴)

دیکھا کہ میں باہر سے آیا ہوں۔ کچے مکان بیرکس کی طرح کے ہیں۔ میرے مکان میں ام متین ہیں۔ پاس کے مکان میں پیر افتخار احمد صاحب اور پیر منظور محمد صاحب اور ان کی ہمشیرہ حضرت خلیفہ اولؓ کی اہلیہ ہیں۔ جب میں مکان کے قریب پہنچا۔ تو میں نے سنا پیر افتخار احمد صاحب اونچی آواز میں رو رہے ہیں۔ اور شور کر رہے ہیں کہ میں مر گیا ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہمارے پاس کھانے کو بھی نہیں۔ میں نے جلدی سے اندر داخل ہو کر ام متین سے کہا۔ کہ اس وقت روپیہ بھجوائیں۔ تو کھانا پیر صاحب نہیں پکوا سکتے۔ فوراً دودھ بھجوا دو۔ اور جو کچھ گھر میں پکا ہے۔ وہ بھی سب بھجوا دو۔ اس وقت معلوم ہوتا ہے مونگ کی دال پکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے برتن میں دودھ ڈالا۔ ایک سینی میں دال ڈالی جو بعد میں بریانی بن گئی۔ اور پیر صاحب مرحوم کی بہو مریم بیگم کو جو اس وقت موجود ہیں دی ہے۔ کہ یہ انہیں پہنچا دو۔ انہوں نے کچھ دال پہلے نکال کر رکھ دی ہے۔ گویا گھر والوں کے لئے پھر اس میں سے ایک مٹھی بھر کر دال نکالی ہے۔ جو بریانی بن چکی ہے۔

صبح ہی وہ ہمارے گھر آئیں۔ تو میں نے ان سے کہا کہ رات تمہارے خسر کو اس حالت میں دیکھا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عجیب بات ہے کہ پیر صاحب کے بیٹے ان کے خاوند نے کل خزانہ میں ایک کلرک کی غلطی سے ایک شخص کو پانچ سو روپیہ زائد دے دیا۔ جس کی وجہ سے ساری رات پریشانی رہی۔ اور صبح آدمی اس روپیہ کی وصولی کے لئے گئے۔

خطبہ جمعہ نمبر ۶

روزے انسان کو غلطیوں سے بچانے مشکلات پر قابو پانے اور خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں

روزے رکھو اور دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ جماعت کی حفاظت فرمائے اور اسلام کی ترقی کے سامان بخشے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس:۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں اس سال کے شروع میں جماعت کو

سات روزے رکھنے کی تحریک

کی تھی۔ ان میں سے چار روزے تو گذر چکے ہیں۔ اور تین روزے باقی ہیں۔ گویا ان میں سے زیادہ حصہ گذر گیا۔ اور کم حصہ باقی ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ مختلف جماعتوں کے دوستوں نے کس حد تک میری اس ہدایت کی تعمیل کی ہے۔ درحقیقت یہ تحریک ان کے اپنے فائدہ کے لئے تھی۔ روزوں سے انسان کے اندر نیکی کا مادہ ترقی کرتا ہے اور اسے اپنی غلطیوں پر قابو پانے کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کہتے ہیں کہ انسان کے نفس کے اندر جو بھوت اور جن پائے جاتے ہیں۔ جو بدروحیں اس کے اندر پائی جاتی ہیں وہ صرف روزے سے ہی بھاگتی ہیں۔ اور کسی چیز سے نہیں بھاگتیں۔ پھر روزوں میں دعائیں کرنے کا خاص طور پر موقع ملتا ہے۔ جو انسان کے مصائب اور مشکلات کا ازالہ کرتی ہیں۔ اور پھر صبح اٹھنے کی وجہ سے انسان کو تہجد کی طرف قدم بڑھانے کا موقعہ ملتا ہے۔ غرض روزے مختلف جہات سے انسان کو غلطیوں سے بچانے مشکلات اور مصائب پر قابو پانے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے اور عبادات میں ترقی کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ پس میری اس ہدایت کے کہ سال کے شروع میں سات روزے رکھے جائیں۔ یہ معنے نہیں۔ کہ میں نے جماعت سے کسی قربانی کا مطالبہ کیا ہے۔ درحقیقت میں نے اس تحریک کے ذریعہ ان کی

جھولیوں میں خدا تعالیٰ کی برکتیں

ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس تحریک میں بھی جو شخص سستی کرتا ہے۔ غفلت کرتا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ اپنا نقصان خود کرتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی سی بن جاتی ہے۔ جو سرد علاقہ کا رہنے والا تھا۔ اور شدید گرمی کے دنوں میں دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ دھوپ کی وجہ سے اس کا جسم جھلس رہا تھا۔ اسے پسینہ آرہا تھا۔ رستہ سے کوئی شخص گذرا اور اس نے اسے اس طرح گڑگڑاتی دھوپ میں بیٹھے دیکھا۔ تو اس نے کہا۔ میاں تم اس طرح کیوں تکلیف اٹھا رہے ہو پاس ہی وہ دیوار ہے۔ اس کا سایہ ہے۔ جو ٹھنڈا ہو تم اس سایہ میں بیٹھ جاؤ۔ اس پر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ اور کہا۔ میں اگر سایہ میں چلا جاؤں۔ تو تم مجھے کیا دو گے۔ یہ تو ایک لطیفہ ہے اور بعض قومیں دوسری قوموں پر ہنسی اڑانے کے لئے اس قسم کے لطیفے بنا لیا کرتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اس روزوں کی تحریک کو چٹی سمجھتا ہے۔ وہ اس سے گریز کرتا ہے۔ وہ تو کہانی ہے اور کہانی شاید جھوٹی ہو۔ لیکن یہ تو سچ مچ وہی حرکت کرتا ہے۔ جو اس شخص نے کی۔ کہ اگر میں سایہ میں چلا جاؤں تو مجھے کیا دو گے۔ آخر کوئی شخص اگر

روزے رکھنے سے گریز

کرتا ہے۔ تو اس کے سوائے اس کے کیا معنے ہیں۔ کہ میں یہ کام کیوں کروں۔ اگر کروں۔ تو تم مجھے کیا دو گے حالانکہ جو تحریک میں نے کی ہے۔ یہ اس کے اپنے فائدہ کی چیز ہے۔ لوگ تو ایک ایک فائدہ کے حصول کے لئے بڑی بڑی محنت کرتے ہیں۔ پھر جسے چار چار پانچ پانچ فائدے مل جائیں۔ اسے اور کیا چاہیئے۔ اگر انسان ایک ایک فائدہ کے لئے قربانی کرتا ہے تو چار پانچ فائدوں کے لئے تو اسے اس سے بڑھ کر قربانی کرنی چاہیئے۔

پس جن لوگوں نے اس تحریک کے سلسلہ میں کوتاہی کی ہے اور روزے نہیں رکھے انہوں نے

اپنی جانوں پر ظلم

کیا ہے۔ انہوں نے نہ میرا کوئی نقصان کیا ہے۔ اور نہ سلسلہ کا کوئی نقصان کیا ہے۔ ربوہ والوں کے متعلق مجھے اطلاع آئی ہے کہ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ تمام کے تمام لوگ روزہ رکھیں۔ لیکن یہ اطلاع نہیں آئی۔ کہ یہاں لوگ سو فیصدی روزے رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔ دوسرے روزے کے بعد یہ اطلاع ضرور آئی ہے۔ کہ روزے رکھنے والے پہلے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اور زیادتی اس وقت ہو سکتی ہے۔ جب سو فیصدی نہ ہو۔ جب سو فیصدی لوگوں نے روزہ رکھ لیا۔ تو زیادتی کے کیا معنے۔ پس ان کا کہنا کہ پہلے کی نسبت روزہ رکھنے والوں کی تعداد میں زیادتی واقع ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے روزہ رکھنے والوں میں کمی تھی۔ اور اب بھی سو فیصدی لوگوں نے روزہ نہیں رکھا بہرحال جیسا کہ

میں نے بتایا ہے

جس شخص نے اس تحریک کے سلسلہ میں کوتاہی کی ہے۔ اس کی یہ کوتاہی اس پر ہی لوٹتی ہے۔ بعض دفعہ اگر ایک شخص بھی خدا تعالیٰ کے سامنے دعا کرتا ہے تو اس ایک شخص کی دعا ہی قوم کو کہیں کا کہیں پہنچا دیتی ہے۔ لیکن اجتماعی تحریک سے غرض یہ ہوتی ہے کہ سب لوگوں کو عبادت کرنے کا موقعہ ملے۔ ورنہ اگر دس آدمی بھی عبادت کرتے ہیں۔ اور دعائیں کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ ان کی دعائیں تو سن لے گا۔ لیکن دوسرے لوگ اس برکت اور رحمت سے محروم ہو جائیں گے۔ جو اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں ملنی تھی

پرانی تفسیروں میں

لکھا ہے۔ کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان آیا۔ اب یہ تو ایک کہانی۔ یہ اسرائیلیات میں سے ہے۔ لیکن بعض دفعہ بنی اسرائیل کی روایات تفاسیر اور احادیث میں بھی نقل ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات یہ روایات بھی سبق کا کام دے جاتی ہیں۔ اگر مثنوی رومی اور کلیلہ دمنہ سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان روایات سے فائدہ نہ اٹھائیں جو بنی اسرائیل سے آئیں اور پھر ہماری تفاسیر اور احادیث کی کتب میں بھی آگئیں۔ بیشک یہ روایات مجروح قرار دے دی جائیں۔ لیکن ان سے جو سبق ملتا ہے۔ وہ تو ہمیں لینا چاہیئے! بہرحال ایک روایت میں ہے۔ کہ

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں

جب طوفان آیا۔ ایک چڑیا کا بچہ ایک درخت پر اپنے گھونسلہ میں پیاسا پڑا تھا۔ اس کی ماں گھونسلے سے اڑ گئی تھی۔ پیاس کی وجہ سے وہ چڑیا کا بچہ بار بار اپنا مونہہ کھولتا تھا۔ طوفان بڑھنا شروع ہوا۔ اور انسانوں کی آبادی تباہ ہونے لگی۔ اور دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ تب فرشتوں نے کہا۔ اے خدا کیا ہم طوفان کو تھما دیں۔ کافی لوگ تباہ ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے کہا۔ نہیں تھوڑی دیر اور۔ چنانچہ جب پانی اور اونچا ہو گیا۔ تو فرشتوں نے پھر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ اور کہا۔ کیا اب طوفان کو تھما دیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم نازل ہوا۔ نہیں۔ تھوڑی دیر اور۔ پانی اور اونچا ہو گیا۔ تو فرشتے پھر خدا تعالیٰ سے ملتجی ہوئے۔ اور کہا۔ کیا اب طوفان تھما دیں۔ خدا تعالیٰ نے کہا۔ نہیں۔ تھوڑی دیر اور۔ فلاں درخت پر چڑیا کا ایک بچہ ہے۔ وہ پیاسا ہے۔ پانی اس قدر اونچا کر دو۔ کہ وہ گھونسلے میں سے چونچ باہر نکال کر پانی پی لے۔ اب دیکھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی ساری مخلوق اس چڑیا کے بچہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں تھی۔ اس بچہ کی پیاس بجھانے کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنی دوسری مخلوق کو تباہ کر دیا اب

ہے تو یہ ایک کہانی

اور خواہ یہ کتنی مجروح ہو۔ کتنی متروک ہو لیکن اس سے یہ سبق ضرور ملتا ہے کہ بعض دفعہ ایک چھوٹے سے اور بے حیثیت آدمی کے مقابلہ میں بھی ان لوگوں کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ جو باحیثیت ہوتے ہیں۔ لیکن درحقیقت بے حقیقت ہوتے ہیں۔ ان سب کے مقابلہ میں ایک چھوٹے سے اور بے حیثیت

آدمی کی

پرواہ کی جاتی ہے۔ جو بے حقیقت نہیں ہوتا۔ پس روزے رکھنے والے چاہے چار لاکھ میں سے دس ہزار ہوں

یا چار یا پانچ ہزار ہوں۔ صاف بات ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مقبول ہیں۔ ان دس ہزار یا پانچ ہزار لوگوں نے دعا کر دی تو خدا تعالیٰ کے نزدیک کام ہو گیا۔ لیکن دوسرے لوگ اس کی برکتوں اور فضلوں سے محروم رہ گئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر جب عذاب آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اس کا بائیبل میں ذکر ہے۔ یہ کوئی روایت یا کہانی نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔ اے اللہ! تو انہیں بخش دے خدا تعالیٰ نے کہا اس گاؤں یا بستی میں گند بھرا ہے۔ میں انہیں کس طرح بخش دوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے اللہ! آخر ساری قوم تو گندی نہیں ہوتی۔ اگر اس گاؤں کے اندر سو آدمی نیک ہوں تو کیا ان گندے لوگوں کی وجہ سے تو ان سو آدمیوں کو بھی تباہ کر دے گا۔ خدا تعالیٰ نے کہا نہیں ابراہیم اگر اس بستی میں سو آدمی نیک ہوں تو میں اس بستی کو تباہ نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے سمجھا کہ اس گاؤں میں سو آدمی بھی نیک نہیں۔ تو آپ نے کہا۔ الٰہی اگر سو نہیں تو نوے ہی سہی صرف دس کا فرق ہے۔ اگر نوے آدمی اس بستی میں نیک ہوں تو کیا تو دوسروں کے ساتھ ان کو بھی تباہ کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ابراہیم اگر ۹۰ آدمی بھی اس بستی میں نیک ہوں تو میں اس بستی کو تباہ نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے سمجھا کہ اس بستی میں نوے آدمی بھی نیک نہیں۔ آپ نے کہا اگر اسی آدمی نیک ہوں تو کیا تو ان کو دوسرے لوگوں کے ساتھ تباہ کر دے گا۔

خدا تعالیٰ نے کہا

ابراہیم اگر ۸۰ نیک آدمی بھی ہوں تو میں اس بستی کو تباہ نہیں کروں گا۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعداد کم کرتے کرتے کہا۔ الٰہی اگر اس بستی میں دس نیک آدمی بھی ہوں تو کیا تو ان کو تباہ کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ نہیں ابراہیم اگر دس آدمی بھی نیک ہوں تو میں اس بستی کو تباہ نہیں کروں گا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مزید اصرار کرنے کی جرأت نہ کی اور سمجھ لیا کہ یہ بستی اب تباہ ہو کر رہے گی۔ تو اگر حقیقی نیک آدمی موجود ہوں تو چاہے وہ کتنے ہی تھوڑے ہوں وہ دعا کیلئے کھڑے ہو جائیں تو ان کی دعا ان آفات کو زائل کر دیتی ہے۔ بدقسمتی باقی لوگوں کی ہوتی ہے کہ وہ اس دعا میں شامل نہیں ہوتے عذاب سے بچ جانا اور مقام کو حاصل کر لینا دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ ضروری نہیں ہوتا کہ اگر ایک شخص عذاب سے بچ جائے تو وہ مقام بھی حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ بسا اوقات خفگی کی وجہ سے بھی انسان کو نعمتیں عطا کر دیتا ہے۔

مجھے یاد ہے

ہمارے پاس ایک گائے تھی۔ اس نے ایک بچہ دیا۔ ہمارے ہاں رواج ہوتا ہے کہ جانور دوسرے شخص کو دے دیا جاتا ہے کہ وہ اس کی پرورش کرے۔ جب بڑا ہو جائے تو اس کی قیمت میں سے ایک حصہ اسے دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر جانور چھوٹا ہو تو ادھیارہ کر لیا جاتا ہے اور اگر بڑا ہو تو تیسرا کر لیا جاتا ہے۔ کہ پرورش کے بدلہ میں اسے تیسرا حصہ یا تین چوتھائی دے دیا جائے گا۔ بہرحال ہم نے وہ گائے کا بچہ ایک شخص کو پرورش کے لئے دے دیا۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ ہم نے اس سے کونسا حصہ طے کیا تھا۔ آیا ہم نے تیسرا حصہ دینے کا وعدہ کیا تھا یا نصف دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بہرحال جب وہ بچھڑا بڑا ہوا۔ تو اس شخص کی عورت میرے پاس آئی اور اس نے معاہدہ کے خلاف بات کی۔ یعنی اگر تیسرے حصہ کا وعدہ تھا تو اس نے کہا معاہدہ نصف کا تھا۔ یا نصف دینے کا معاہدہ تھا تو اس نے دو تہائی کہا۔ بہرحال جو فیصلہ ہوا تھا اس نے اسے بڑھا کر کہا۔ میں نے کہا دیکھو تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اور وعدہ کے خلاف حصہ بتایا ہے۔ تمہارے خیال میں اگر میں اس حصہ سے کم دوں جو تم بیان کرتی ہو تو میں کمینہ بنتا ہوں۔ پس میں تمہیں اس کی یہ سزا دیتا ہوں کہ میں یہ گائے تمہیں ہی دے دیتا ہوں۔ چونکہ سزا کا کوئی اور طریق نہ تھا۔ اس لئے میں نے اسے یہی سزا دی کہ میں گائے ہی تمہیں دے دیتا ہوں۔

پس سزا کا ایک طریق

یہ بھی ہوتا ہے کہ جتنی چیز کوئی مانگتا ہے بعض دفعہ خفگی کے طور پر اس سے زیادہ اسے دے دی جاتی ہے۔ پس معافی کا مل جانا یا ناراضگی کے طور پر کسی نعمت کا زائد طور پر مل جانا اپنی ذات میں اچھا نہیں ہوتا۔ اپنی ذات میں یہ چیز اچھی ہوتی ہے کہ رضا مل جائے اگر رضا نہیں ملتی تو اس کا کیا فائدہ؟ جیسا کہ میں نے بتلایا ہے میں نے اس عورت سے کہا۔ تم گائے ہی لے لو۔ میں تم سے کوئی نہیں لیتا۔ تم نے ایک چھوٹی سی چیز کو لالچ کا رنگ دے دیا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے ایک دفعہ ایک شخص کے پاس آدمی بھجوایا کہ تم زکوٰۃ ادا کر دو۔ اس نے کہا دیکھو کتنا عملہ میں نے رکھا ہوا ہے مجھے ان جانوروں کی خدمت کرنی پڑتی ہے ان پر بہت اخراجات ہوتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ آ جاتے ہیں اور کہتے ہیں دو چندے اور دو زکوٰۃ۔ جب وہ پیغامبر واپس آ گیا اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا۔ تو آپ نے فرمایا اس شخص سے آئندہ زکوٰۃ نہ لی جائے۔ بظاہر تو اسے ایک چیز مل گئی۔ اگر ہزار روپیہ سالانہ زکوٰۃ تھی تو اسے ہزار روپیہ سالانہ بچ گیا۔ لیکن اس شخص کے اندر نیکی تھی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغامبر چلا گیا۔ تو اس کی آنکھیں کھلیں اور اس نے خیال کیا کہ چیز تو مل گئی ہے لیکن خفگی کے ساتھ ملی ہے۔ چنانچہ وہ زکوٰۃ لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! زکوٰۃ حاضر ہے۔

آپ نے فرمایا تم سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ چنانچہ وہ روتا ہوا چلا گیا۔ پھر اگلے سال آیا اور نہ صرف اس سال کی زکوٰۃ ساتھ لایا بلکہ پہلے سال کی زکوٰۃ بھی لایا اور کہا یا رسول اللہ! میں نے پچھلے سال کی زکوٰۃ کے جانور بھی پالے تھے وہ بھی لایا ہوں اور اس سال کی زکوٰۃ بھی لایا ہوں حضور قبول فرمالیں۔ آپ نے فرمایا نہیں تم سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ آپ کی وفات کے بعد وہ شخص

حضرت ابو بکرؓ کے پاس

زکوٰۃ لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا جس شخص سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ قبول نہیں کی اس سے میں بھی زکوٰۃ نہیں لوں گا۔ اگر کوئی بے ایمان شخص ہوتا تو کہتا چلو مزے رہ گئے اتنا مال مل گیا ہے۔ لیکن ایک دیندار شخص یہ سمجھے گا کہ میں کچھ لے کر نہیں آیا۔ یہ لعنت ہے جو میں نے خریدی ہے۔

پس اگر کوئی شخص اس چیز سے بھی گریز کرتا ہے جو اس کے فائدہ کی چیز ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے خوب چکمہ دیا ہے اور اپنا خوب بچاؤ کیا ہے تو وہ کسی کا نقصان نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس طرح کر کے

ایک بھاری نعمت سے محروم رہتا ہے

درحقیقت وہ اپنی ناک آپ کاٹتا ہے دوسرے کا کوئی نقصان نہیں کرتا۔ پس جس شخص سے پہلے غفلت ہوئی ہے خدا تعالیٰ اسے سمجھ دے تو وہ باقی روزوں کو پورا کرے۔ اگرچہ وہ باقی روزے رکھ کر اس ثواب کو حاصل نہیں کر سکتا جو پہلے روزے رکھنے والوں نے حاصل کیا۔ وہ وقت گذر گیا۔ ایک وقت ہوتا ہے جو اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اٹھا لیتا ہے۔ لیکن کہتے ہیں جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ اگر پہلے روزے نہیں رکھے۔ اور اس طرح ثواب اور ایمان کی ترقی سے محروم رہے تو باقی روزوں کو رکھ کر جو ثواب ملتا ہے اسے کیوں جانے دو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ انعام دے گا۔ پھر فرمایا کہ

میری امت میں

سے بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کو خدا تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ ایک صحابیؓ کھڑے ہوئے اور درخواست کی کہ یا رسول اللہ! دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کرے آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔ اس کے بعد ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا کریں۔ آپ نے فرمایا اب نہیں جو یہ انعام لے گیا لے گیا۔ اس کی نقل کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اس طرح تو ساری دنیا نقل کرے گی۔ پس وقت پر کسی چیز کا خیال آ جانا اور پھر عمل کر لینا بھی بھاری نیکی ہوتی ہے۔ لیکن کم سے کم وہ انسان بدقسمتی سے تو بچ جاتا ہے جسے بے وقت خیال آ جائے اور پھر وہ عمل کرے۔ پہلے گروہ کے لوگوں میں سے خدا تعالیٰ اسے ہدایت دے اسے تو باقی تین روزے رکھنے کی توفیق مل جائے گی۔ لیکن خطبہ چونکہ ربوہ سے چھپتا ہے اس لئے باہر کی جماعتوں کو نہ روزے مزید باقی جماعت کے ساتھ رکھنے کا موقعہ مل جائے گا۔

بہرحال جماعت آجکل

سخت مشکلات میں سے گذر رہی ہے

دشمن مختلف طریقوں سے جماعت کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہے جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے مٹنا تو نہیں لیکن جو شخص اس کے بچانے کیلئے کوشش کرتا ہے یقیناً وہ خدا تعالیٰ کے حضور میں بڑا مقرب ہے۔ چونکہ ہم میں کوئی طاقت نہیں اس لئے ہمارے پاس یہی ذریعہ ہے کہ جس ہستی کو اس کی طاقت حاصل ہے ہم اس کے سامنے عرض کریں کہ حضور جماعت کو دشمن کی زد سے محفوظ رکھئے۔ گویا ہمارا کام صرف منہ سے کہنا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کی شفاعت حسنہ کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو بھی فائدہ سے محروم نہیں کرتا بلکہ اسے بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ تو جب ایک شخص کی شفاعت حسنہ کرنے سے انسان فائدہ سے محروم نہیں رہتا تو ایک جماعت کی شفاعت کرنے کے بعد وہ کیوں محروم رہے گا۔

پس دوستوں کو خدا تعالیٰ سے

دعائیں کرنی چاہئیں

کہ وہ جماعت کی حفاظت کرے۔ اسلام کی ترقی کے سامان بخشے۔ دشمن ناکام و نامراد ہوں۔ ہم ان کی ناکامی اپنی آنکھوں سے دیکھیں تا ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے لذت حاصل کریں۔ یہ بہت بڑی چیز ہے اس کے لئے دوست دعا کریں۔ بار بار خدا تعالیٰ کے حضور جائیں بار بار اس کے سامنے پیش ہوں اور اس سے دعا مانگیں یہ ایسا کام نہیں جو دو پھر معلوم ہو کہ یہ کام تو ایسا ہے جو جماعت کے ہر فرد کیلئے فائدہ مند ہے۔ اگر جماعت بچے گی تو اس کا ہر شخص بچے گا۔ اگر جماعت ترقی کرے گی تو اس کا ہر فرد ترقی کرے گا۔ ہماری جماعت اگرچہ تعداد میں تھوڑی ہے لیکن پھر بھی اس وجہ سے کہ جماعت منظم ہے ہر سال ہزاروں آدمی ایسے ہوتے ہیں جو اس جتھہ کی وجہ سے بہت سی مشکلات سے بچ جاتے ہیں۔ اگر وہ اس جماعت سے باہر ہوتے تو ان مشکلات سے نہ بچتے۔ بے شک بعض ایسے افراد بھی ہیں جو اپنی بداخلاقیوں اور سستیوں کی وجہ سے نہیں بچتے۔ لیکن جماعت کا ایک خاصہ حصہ ایسا ہے جو جماعت کی تائید کی وجہ سے بچ جاتا ہے۔ اور بعض اوقات گرے ہوئے لوگ دوبارہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ابھی تو ہم تھوڑے ہیں لیکن پھر بھی جتھہ کی وجہ سے لوگ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن اگر جماعت بڑھ جائے اور اسے طاقت حاصل ہو جائے تو کمزوروں کو اس وقت سے کہیں زیادہ فائدہ حاصل ہوگا اور وہ ظالموں کے ظلموں سے بچ جائیں گے دنیوی طور پر بھی اور دینی طور پر بھی پس جماعت کیلئے دعا درحقیقت اپنے لئے دعا ہے اگر کوئی شخص جماعت کی ترقی کے لئے دعا کرتا ہے تو درحقیقت وہ اپنے لئے دعا کرتا ہے۔ وہ کسی پر احسان نہیں کرتا بلکہ اپنے فائدہ کا کام کرتا ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۸ رفروری ۱۹۵۳ء

تعلیم کے سلسلہ میں عوام حکومت کا ہاتھ بٹائیں

پاکستان کے نئے وزیر تعلیم ڈاکٹر محمود حسین نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

"تعلیم کے سلسلہ میں حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے۔ مگر حکومت کے ذرائع محدود ہیں۔ اور وہ تنہا تعلیمی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی اس لئے عوام کو اپنی ذاتی مساعی سے کام لے کر حکومت کی مدد کرنی چاہیئے۔"

آپ نے دوسرے ملکوں کی مثال دیکر کہ وہاں اہل ثروت لوگ کس طرح تعلیمی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ ملک کے دولت مندوں سے اپیل کی ہے۔ کہ انہیں بھی آگے آنا چاہیئے۔ اور عوام کو جہالت سے نکالنے کے لئے اپنی دولت صرف کرنی چاہیئے۔

حقیقت یہی ہے کہ کسی ملک کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے صرف حکومت پر انحصار نہیں رکھا جا سکتا۔ حکومت تو اس کام میں صرف اتنا ہی روپیہ صرف کر سکتی ہے۔ جتنا کہ آمدنی میں سے حصہ رسدی اس کام کے لئے نکالا جا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تعلیم پر جتنا روپیہ حکومت خرچ کر سکتی ہے وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔

برطانیہ اور دوسرے مغربی ممالک میں ملک کے عوام کو تعلیم یافتہ بنانے کا کام اکثر مخیر انسانوں ہی نے سر انجام دیا ہے۔ ہمارے جیسے ملک میں جس میں آمد کے ذرائع مغربی ممالک کی نسبت بہت محدود ہیں۔ جب تک وہ لوگ اس طرف توجہ نہیں کریں گے۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے دولت دی ہے۔ یہ کام سر انجام نہیں پا سکتا۔

افسوس ہے کہ ہمارے امرا ابھی تک اس احساس سے عاری ہیں۔ کہ ان کی دولت بجائے فضول کاموں میں صرف ہونے کے ملک کے مفاد اور خدمت خلق کی بہبودی کے لئے استعمال کی جائے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ تعلیم کی ذمہ داری بہت حد تک حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے۔ مناسب نصاب مقرر کرنا۔ تعلیمی معیار قائم کرنا۔ یونیورسٹیاں نمونے کے مدارس و کالج چلانا۔ ریسرچ کے ادارے کھولنا۔ اور تعلیمی ماہرین پیدا کرنا حکومت ہی کے ذمہ ہوتا ہے۔ مگر حکومت اپنے محدود ذرائع کی وجہ سے صرف ایک حد تک ہی یہ کام سر انجام دے سکتی ہے۔ اس لئے عام تعلیمی کام زیادہ تر شوقین اور مخیر حضرات ہی کی توجہ سے تکمیل پا سکتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بڑے بڑے شہروں میں پرائیویٹ کالج اور سکول بعض لوگوں نے کھول رکھے ہیں۔ لیکن یہ ادارے محض روٹی کمانے کی دوکانوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ ان کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں ہے۔ کہ طلباء کو یونیورسٹی کے امتحان پاس کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ اور طلباء سے بڑی بڑی فیسیں لیکر اپنی شکم پری کا سامان مہیا کیا جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے ادارے در اصل کوئی حقیقی کام سر انجام نہیں دے رہے۔ کیونکہ ایسے ادارے چلانے والوں کے پیش نظر خدمتِ خلق نہیں ہوتی۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان بے چاروں کو تو اپنی روٹی کی فکر ہی اس کام کی طرف لاتی ہے۔ بہر حال وہ پھر بھی کچھ نہ کچھ ملک و قوم کے لئے اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور ہم سوا تعریف و تحسین کے ان کے لئے اور کوئی جذبہ نہیں رکھتے۔ مگر ہم اس کو صحیح جذبہ خدمت بھی نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ ایسے لوگوں سے ایسی توقع ہی کی جا سکتی ہے۔ در اصل یہ کام تو صاحبان ثروت کا ہے۔ کہ وہ اٹھیں اور اپنا فالتو روپیہ ملک و قوم کو تعلیم یافتہ بنانے میں صرف کریں۔

یورپ اور امریکہ میں لاکھوں مخیر لوگ یہ کام کر رہے ہیں۔ بہت سے ایسے تعلیمی ادارے ہیں۔ جو صرف ایک ایک شخص کی ہمت سے چل رہے ہیں۔ اسی طرح یہ شکایت بھی رفع ہو سکتی ہے۔ کہ پرائیویٹ ادارے بڑی بڑی فیسیں طلباء سے حاصل کرتے ہیں۔ اگر متمول لوگ اس طرف راغب ہوں۔ اور وہ اپنا مال اس نیک کام میں صرف کریں۔ تو ایسے پرائیویٹ ادارے خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو لوگ محض روٹی کمانے کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔ ان کو بھی ایسے اداروں میں کام مل سکتا ہے۔ جو محض خدمت خلق کے جذبہ سے معرضِ وجود میں آئیں گے۔

جو لوگ تعلیم میں انقلاب چاہتے ہیں۔ ان کے لئے بھی یہی میدان کھلا ہے۔ حکومت نصاب وغیرہ میں فوری تبدیلیاں نہیں کر سکتی۔ حکومت کی مشینری کی رفتار عموماً سست ہوتی ہے۔ تعلیم میں فوری تبدیلیاں عموماً صاحبان ذوق ہی کیا کرتے ہیں۔ بے شک جیسا کہ ڈاکٹر محمود حسین نے فرمایا ہے۔ تعلیمی پالیسی میں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ مگر یہ کام آہستہ آہستہ تکمیل پائے گا۔ البتہ اگر عوام میں سے کوئی ادارہ یا جماعت جو اس قسم کی مالی گنجائش رکھتی ہو۔ اپنے اصولوں کے مطابق نمونہ کے مدارس کھول سکتی ہے۔ اور اس طرح تعلیم کی نشر و اشاعت سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

ایک مکتوب کے جواب میں

ہمیں بذریعہ ڈاک مندرجہ ذیل مکتوب موصول ہوا ہے:۔

"مکرمی و محترمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

جناب مولانا گلزار احمدؐ صاحب امیر جماعت اسلامی ضلع میانوالی۔ جنہیں مورخہ ۲ رفروری ۱۹۵۳ء کو پنجاب سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے پنجاب سیفٹی ایکٹ سیکشن 2 سب سیکشن 3 کے تحت لائل پور میں گرفتار کیا گیا تھا۔ کی نظر بندی پر جناب مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف امیر جماعت اسلامی حلقہ لائل پور کا وضاحتی بیان ارسال خدمت ہے اسے مہربانی فرما کر اپنے موقر اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں۔ لائل پور مورخہ ۵ رفروری ۱۹۵۳ء۔ والسلام

محمد احمدؐ خاں ناظم دفتر جماعت اسلامی حلقہ لائلپور"

ہم صاحب مکتوب کی خدمت میں شروع ہی میں عرض کر دیتے ہیں۔ کہ ہم آزادئ ضمیر آزادی اظہار رائے اور آزادئ تبلیغ کے پورے پورے حامی ہیں۔ اور اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کا یہی مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ کسی حکومت کو اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ آزادئ ضمیر یا آزادئ اظہار رائے پر کسی قسم کا قدغن لگائے البتہ حکومت مجاز ہے۔ کہ وہ ایسے تمام لوگوں یا گروہوں کا جو ملک میں فرقہ پرستی کو ہوا دیں یا کسی اور طرح فتنہ و فساد برپا کرنا چاہیں۔ قلع و قمع کرے۔

اس لئے اگر حکومت نے مولوی گلزار احمدؐ صاحب کو ناجائز طور پر خلاف قانون گرفتار کیا ہے۔ تو ہم ارباب اقتدار کے فعل کو کسی طرح اچھا نہیں سمجھ سکتے۔ جس کا اندازہ مقدمہ کے فیصلہ کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔ قانون سے مطلب وہ قانون ہے۔ جو اس وقت ملک میں رائج ہے۔ خواہ ہمارے نزدیک وہ قانون غلط ہی کیوں نہ ہو۔ جب تک ہم قانونی طریقوں سے اس کو بدلوا نہیں لیتے۔ اس وقت تک اس کی پابندی لازمی ہے ارباب حکومت کے لئے بھی اور عوام کے لئے بھی۔

بہر حال ہم کو مولوی گلزار احمدؐ صاحب کی مصیبت میں ان کے ساتھ انسانی ہمدردی ضرور ہے۔ اس کے باوجود ہم صاحب مکتوب ہی کے جذبۂ عدل و انصاف کو اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ اور خود مولوی گلزار احمدؐ صاحب مودودی صاحب کی رہنمائی میں یہ چاہتے ہیں۔ کہ یہاں مذہبی آزادی نہ رہے اور آپ لوگوں نے جو شریعت کا محدود تصور بنا رکھا ہے۔ اس سے اگر کوئی اختلاف رکھے۔ تو اسے غیر مسلم قرار دے کر غیر مسلموں میں شامل کیا جائے۔ خواہ وہ لاکھ بار اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا دل سے معتقد ہونے کا اقرار کرے۔ جس کا لازمی نتیجہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ ہو گا۔ کہ آئندہ جو بھی اس جماعت میں شامل ہو گا۔ آپ اس کو اپنے خود ساختہ مسئلہ "قتل مرتد" کے پیش نظر قتل کئے جانے کا مطالبہ کریں گے۔ تو پھر آپ ہی بتایئے کہ آپ کا کیا حق ہے۔ کہ آپ ایسی حکومت کے ارباب حل و عقد پر معترض ہوں۔ جو اپنے قانون کے مطابق کسی کو گرفتار کرنا مناسب سمجھے۔ ایسی صورت میں آپ کا صدائے احتجاج بلند کرنا کس طرح جائز سمجھا جا سکتا ہے؟

حالانکہ ابھی مودودی صاحب کے ہم خیالوں کی حکومت بھی نہیں اور خدا نہ کرے کہ ایسا برا دن کبھی اسلام پر آئے۔ کہ یہاں یا کسی قطعہ ارضی پر ایسی حکومت کبھی مسلط ہو۔ پھر بھی آپ موجودہ حکومت سے باصرار مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ "احمدیوں" کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اور آپ نے ہزار ہا لاکھوں بھولے بھالے لوگوں سے اسلامی حکومت کا چکمہ دے کر "نادین" مطالبہ پر بھی دستخط کرائے ہیں۔ جس میں یقیناً مولوی گلزار احمد صاحب نے بھی اپنا پورا پورا زور خرچ کیا ہو گا۔ پھر آپ احراری مولویوں سے گٹھ جوڑ رکھتے ہیں۔ اور مودودی صاحب نے ۳۳ علماء کی مجلس میں "احمدیوں" کے خلاف اقلیت کے فیصلہ پر برابر ہی نہیں۔ بلکہ رہنمائی کا پارٹ ادا کیا ہے۔ ان کی آل پارٹیز کنونشن میں کرتا دھرتا ہیں۔ گذشتہ اتوار کو جو موچی دروازہ میں جلسہ ہوا۔ جس میں احمدیوں اور احمدیوں کے بزرگوں کو فحش گالیاں دی گئیں۔ کیا آپ اور مولوی گلزار محمدؐ صاحب اور مودودی صاحب اس کے لفظ لفظ کے ذمہ دار نہیں ہیں؟

آپ کا جو جی چاہے ہمارے متعلق کہیں۔ اگر آپ کا اسلامی شریعت کا تصور یہی ہے۔ تو آپ کو مبارک ہو۔ مگر سوال صرف یہ ہے۔ کہ جب آپ کی اسلامی حکومت کا تصور اتنا ظالمانہ اتنا غیر اسلامی اور منافی انسانیت ہے۔ تو آپ کا کیا حق کہ آپ کسی حکومت کے کسی فعل پر اعتراض کریں۔ محض اس لئے کہ وہ آپ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔

آپ کا تصور اسلامی حکومت آپ کے نادین مطالبہ سے واضح ہے۔ ہم ایسی حکومت کو اسلامی کہنا تو کیا۔ نہ صرف غیر اسلامی قرآن و سنت کے خلاف بلکہ ننگ اسلام ننگ انسانیت سمجھتے ہیں۔

معاف رکھیئے ہم آپ کے ان غیر اسلامی اصولوں کے دشمن ہیں۔ نہ کہ آپ کی یا مولوی گلزار محمدؐ صاحب کی یا مودودی صاحب کی ذات کے۔

ہم اسلام کا۔ حقیقی اسلام کا۔ اللہ تعالےٰ کے آخری پیغام کا۔ اس رحمۃ للعالمین کے پیغام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی انسان کی ذات سے خواہ وہ ہمارے ساتھ کتنی ہی دشمنی کیوں نہ کرے۔ ہمیں قطعاً دشمنی نہیں ہے۔ البتہ ہم غیر اسلام کے۔ فتنہ و فساد کے۔ ان تمام نظریات کے جو اسلام کے قبول یا قیام سے تعلق رکھنے والے افعال و اعمال میں ذرا سے بھی جبر و اکراہ کے شائبہ کی گنجائش بھی رکھتے ہیں۔ ہم ان سب باتوں کے اصولاً دشمن ہیں۔ ہم دنیا سے ایسے نظریات کا قلع و قمع کر کے ہی چین لیں گے۔ یہی ہماری زندگی ہے۔ اور یہی ہماری موت۔ اور یہی موت اگر موت ہے تو بھی ہماری زندگی ہے۔

اس لئے آپ بدظن نہ ہوں۔ آپ کئے جائیں جو آپ کی سمجھ میں صحیح ہے۔ ہمارا خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔

بہر حال ہمیں مولوی گلزار احمدؐ صاحب کے ساتھ انکی مصیبت میں پوری پوری انسانی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بھی آپ کو بھی ان کو بھی اور مودودی صاحب کو بھی اللہ تعالےٰ اسلام کے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرے۔ آمین۔

درمیانی تاجروں کے منافع کے حصہ برائے مساجد بیرون کے بارہ میں ایک تجویز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ایک تاجر دوست نے یہ عرض کی ہے۔ کہ صراف اور بزاز وغیرہ قسم کے تاجران کے لیے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کہ آیا وہ اپنے آپ کو بڑے تاجران میں شمار کر کے مہینہ کے پہلے سودے کا منافع مساجد بیرون کی تحریک میں دیں۔ یا چھوٹے تاجران کی طرح ہر ہفتے کے پہلے سودے کا منافع دیں۔ اور حضور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ ایسے تاجر دوست:-

(۱) ہر ہفتے کے پہلے دن کا پہلا سودا جس کی مالیت دس روپے تک ہے۔ اس کا سو فی صدی منافع مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۲) اگر سودے کی مالیت دس روپے سے زائد ہو۔ تو اس کے منافع کا ۱/۱۰ حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کہ یہ مناسب تجویز ہے۔ درمیانی درجہ کے تاجر دوست اس کے مطابق عمل فرمائیں۔ (رئیس التحریک جدید)

تحریک جدید کے وعدے کس طرح لئے جائیں؟

"اب دوست صرف یہ نہ کریں۔ کہ جو لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اُن سے وعدے لے کر بھجوا دیئے جائیں۔ بلکہ ہر بالغ احمدی کو تحریک جدید میں شامل کریں۔ بلکہ نابالغ بچوں کو بھی تحریک جدید میں شامل کر سکتے ہیں۔ تا انہیں احساس رہے۔ کہ اُنہوں نے بڑے ہو کر اسلام کی اشاعت میں حصہ لینا ہے۔"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تقویٰ حاصل کرو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہم اپنی جماعت کو کہتے ہیں۔ کہ صرف اتنے پر وہ مغرور نہ ہو جائے۔ کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا، چوری وغیرہ نہیں کرتے۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "تقویٰ کا مضمون باریک ہے۔ اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو۔ خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:- "سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے تقویٰ کے منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے سب کا مدعا یہی تھا۔ کہ تقویٰ کی راہ سکھلائیں۔ ان اولیاءہ الا المتقون۔"

(ڈائری ۳ جون ۱۹۰۱ء) (ناظر تعلیم و تربیت)

پتہ مطلوب ہے

اگر کسی دوست کو سید محمود اختر صاحب بی۔ اے (سابق واقف زندگی) سابق کلرک دفتر پوسٹماسٹر جنرل لاہور کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو مہربانی فرما کر نظارت ہذا میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اس سے قبل بھی الفضل میں اعلان کروایا گیا تھا۔ مگر کسی دوست نے ان کے پتہ سے اطلاع نہیں دی۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ کوشش سے ان کے پتہ مہیا کرنے میں نظارت ہذا کی امداد فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد بزرگوار چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بگوی مورخہ یکم فروری ۱۹۵۳ء صبح ۳ بجے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد اختر بھاٹی گیٹ لاہور)

تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خاص ارشاد کے ماتحت ۱۹۵۰ء سے دفتر دوم کے لئے وعدہ جات کا کام مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ کیونکہ دفتر دوم کا تمام تر کام نوجوانوں کا کام ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ خالصتہً نوجوانوں کی انجمن ہے۔ لیکن اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ نسبتاً دفتر دوم کے وعدہ جات دفتر اول سے بہت کم ہیں۔ اور وصولی اس سے بھی کم رہی ہے۔ چنانچہ اس امر کو دیکھتے ہوئے حضور نے بڑے درد کے ساتھ دفتر دوم کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

(۱) "جماعتی طور پر یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ قدم آگے بڑھے۔ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض ادا کرتے۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں۔ پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ ہر جماعت کے ہر مرد و عورت جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دگنے تگنے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو ہم اپنے کام کو بہت وسیع کر سکتے ہیں۔"

(۲) "اب دوست صرف یہ نہ کریں۔ کہ جو لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں۔ ان سے وعدے لیکر بھجوا دیئے جائیں بلکہ ہر بالغ احمدی کو تحریک جدید میں شامل کریں۔ تا انہیں احساس رہے۔ کہ انہوں نے بڑے ہو کر اسلام کی اشاعت میں حصہ لینا ہے۔"

(۳) "اب صرف ان لوگوں کے وعدے لے کر نہیں بھجوانے۔ جو پہلے سے وعدے کرتے آئے ہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو۔ جوان ہو یا بوڑھا ہو۔ مرد ہو یا عورت۔ امیر ہو یا غریب۔ پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اس کی حیثیت کے مطابق وعدے لیکر بھجوائیں۔"

آپ کے پاس وکالت مال کی طرف سے وعدہ جات کے فارم پہنچ چکے ہیں۔ لہٰذا حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں آپ کے ذمہ یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ آپ

(۱) اپنی مجلس کے ان افراد سے جو اس سے قبل دفتر دوم میں حصہ لے رہے ہیں۔ نئے سال کے وعدے پہلے سال کے وعدوں سے اضافہ کے ساتھ مکمل خانہ پُری کر کے بھجوائیں۔

(۲) جو دوست ابھی تک دفتر دوم میں شامل نہیں ہوئے ان میں ہر شخص کے پاس فرداً فرداً ایک وفد کی صورت میں پہنچکر تحریک جدید کی اہمیت بیان کی جائے۔ اور آئندہ کیلئے انہیں اس جہاد میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۳) ان تمام وعدہ جات کی مکمل فہرست حضور کے ارشاد کے ماتحت ۲۱ فروری ۱۹۵۳ء تک دفتر وکیل المال میں بھجوا دی جائے۔

(۴) اپنی کاروائی کی تمام تر رپورٹ دفتر وکیل المال تحریک جدید کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوائی جائے۔ تا جائزہ لیا جا سکے۔ کہ مجالس نے اپنی ذمہ داری کس حد تک ادا کی ہے۔

(۵) اگر آپ کو مطلوبہ فارم نہ پہنچا ہو۔ تو سفید کاغذ پر ہی وعدہ جات کی لسٹ بنا کر بھجوا دیں

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کی توجہ کیلئے

احمدی تاجروں کی تنظیم کے سلسلہ میں مورخہ ۴-۵ جنوری ۱۹۵۳ء میں ایک کانفرنس ربوہ میں بلائی گئی تھی۔ جس میں مختلف مقامات سے احمدی تاجر شامل ہوئے۔ حضور نے اس موقعہ پر تاجر احباب کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ اور تاجروں کی ایک مجلس تشکیل کر کے اس کا نام "مجلس تجار" تجویز فرمایا۔ ہر چھوٹا بڑا تاجر اس میں شریک ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔

جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کے سیکرٹریان امور عامہ کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ اپنی اپنی جماعت کے احمدی تاجروں کو اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ اور تمام تاجروں کی ایک فہرست مطابق نقشہ ذیل بنوا کر ارسال کریں۔ یہ یاد رہے کہ صناع اور پیشہ ور اس میں شامل نہ ہونے چاہیئں۔ صرف تاجر صاحبان کے نام اور مکمل پتے درج کئے جائیں۔ نقشہ حسب ذیل ہے۔ اس کے مطابق فہرست کریں:-

۱	۲
نام مع ولدیت	تاریخ بیعت یا پیدائشی احمدی

۳	۴	۵	۶	۷	۸
ذاتی مکمل پتہ	نوعیت کاروبار	دوکان کا نام و پتہ	شاخ اگر کوئی ہو تو اس کا پتہ	سرمایہ	کیفیت

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

ادائیگی چندہ جات کے متعلق چند ضروری ارشادات

احباب کی توجہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند ضروری ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جماعت کا ہر فرد ان کو پڑھ کر اپنے اندر یہ احساس پیدا کرے گا کہ مالی قربانیوں کے موجودہ دور میں اس نے اپنے ذمہ کے بجٹ کے سو فیصدی ادائیگی کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کو پورا کرنا ہے۔ (ناظر بیت المال)

"جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے۔ اور کوئی خیانت اس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے۔ اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے۔ وہ بچایا جائے گا۔ لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم چلتا ہے اور تقویٰ کی راہوں پر پورے طور پر قدم نہیں مارتا۔ دنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ . . . ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے۔ تا خدا تعالےٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے۔ اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہرحال وہ صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کیلئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔"

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت پر بجٹ کے موقعہ پر فرمایا:-

"یاد رکھنا چاہیئے کہ بجٹ کا پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے حضور جواب دہ ہے . . . . کیا آپ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ ہم میں سے پچاس فیصدی چندہ نہیں دیتے تھے۔ اس لئے ہم نے آمد و خرچ میں کمی کر دی۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے جو یہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ لکھا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا ہے۔ باتیں کرنی آسان ہیں مگر کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال نہیں کی۔ ایسے نادہندگان جماعتوں میں موجود ہیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے ان کے لحاظ کے باعث انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کی ہے۔ اس بارہ میں تم غلطی پر ہو اور یقیناً غلطی پر ہو۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ تو ان کا معاملہ میرے پیش کرو۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ جو علام الغیوب ہے اس کے سامنے تم جواب دے سکتے ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی۔ تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر خدا تعالےٰ کو نہیں دے سکتے"۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جو اطلاع یا خبر اشاعت کے لئے بھیجیں اس پر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کے تصدیقی دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔ ورنہ ادارہ اس کی اشاعت سے معذور ہوگا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار امسال امتحان میٹرک میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری صحت بھی عموماً خراب رہتی ہے۔ اس کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ سلیم شاہد چوہدری نواں کوٹ۔ ملتان روڈ لاہور (۲) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے بچے کا نام مقصود احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ نومولود کو اللہ تعالیٰ نیک اور خادم دین بنائے۔ اللھم آمین (۳) نیز برادرم محمد اسمٰعیل آف کراچی کے لڑکے کا نام ادریس احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب نیک اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں (خاکسار غلام محمد ثالث)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے"

اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں انکے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں۔ انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔ عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

قیمت الفضل

اگر آپ کی طرف سے قیمت اخبار میعاد کے اندر نہ آئی۔ تو اخبار مجبوراً روک لیا جائے گا۔ قیمت میعاد کے اندر بھجوا دیا کریں وی۔ پی کی انتظار نہ فرمائیں:-

برطانیہ سوڈان کے متعلق مصر کے نقطۂ نگاہ کو مکمل طور پر کبھی تسلیم نہیں کریگا

لندن ۷ر فروری۔ سوڈان کے متعلق حکومت مصر کی طرف سے برطانوی تجاویز کے مسودے کا جو جواب موصول ہوا تھا۔ اس کا مطالعہ حکومت برطانیہ چند دنوں کے اندر مکمل کرے گی۔ اور پھر برطانی سفیر سر رالف سٹیونسن مصر کی جوابی تجاویز کے متعلق برطانوی نظریہ سے حکومت مصر کو آگاہ کر دیں گے۔

برطانیہ کے سرکاری حلقوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ حکومت برطانیہ کوئی تجاویز پیش نہیں کرے گی تاہم انہوں نے اس نظریہ کا اظہار کیا کہ برطانیہ کو امید ہے کہ برطانوی اور مصری تجاویز کی بنیاد ہر سمجھوتہ ہو جائے گا

اگرچہ دفتر خارجہ کی طرف سے یہ نہیں بتایا گیا کہ برطانوی سفیر آئندہ حکومت مصر کو کیا بتائیں گے۔ لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ قاہرہ میں جو برطانوی اور مصری سب کمیٹیاں مصروف کار ہیں۔ انہوں نے کم از کم چھوٹے اختلافی امور کی بابت سمجھوتہ کر لیا ہے۔ جہاں تک بڑے اختلافات کا تعلق ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ سوڈان کے ساتھ اپنے وعدوں کے پیش نظر حکومت مصر کے دعاوی کے ساتھ مکمل اتفاق کرنے پر تیار نہ ہو سکے گی۔ لیکن لندن کے حلقوں کو یقین ہے کہ ان وعدوں کی حد کے اندر کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ جس کی بنا پر قاہرہ میں اعلیٰ سطح پر مزید بات چیت ممکن ہو سکے گی۔ (ا سٹار)

برطانیہ اسرائیل کو سرحدی جھڑپوں کا ذمہ وار سمجھتا ہے

لندن ۷ر فروری۔ "مانچسٹر گارڈین" نے اپنی اس خبر کو بہت جلی سرخیوں سے شائع کیا ہے کہ دفتر خارجہ میں اسرائیلی سفیر کو طلب کیا گیا ہے۔ اخبار مذکور نے اس اقدام کو کھلے طور پر اسرائیل کے خلاف سرزنش قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ چونکہ حکومت برطانیہ نے جو کچھ اسرائیلیوں کو کہا ہے۔ اس قسم کا کوئی مراسلہ نہ نوار دن کو ارسال کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی ایسا کرنے کا امکان ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ برطانوی حکومت اسرائیلیوں کو مکمل طور پر نہیں تو کم از کم ابتدائی طور پر سرحدی جھڑپوں کا ذمہ وار گردانتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ لندن میں اردن کے سفیر نے دفتر خارجہ کے مشرقی محکمہ کے انڈر سیکرٹری سر جیمز سے ملاقات کی ہے۔ مگر ملاقات کے دوران میں کیا بات چیت ہوئی۔ اس کے متعلق کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا۔

مانچسٹر ۷ر فروری۔ روئی کے متعلق تحقیقاتی کام جاری رکھنے کے لئے حکومت نے صنعت پر ۳۰۰۰۰ پونڈ سالانہ کا جو محصول لگا رکھا ہے اسے بڑھا کر سوتی صنعت کی ترقیاتی کونسل کے ایک حکم کے تحت ۵۰۰۰۰ پونڈ کر دیا جائے گا۔ یہ فیصلہ کاٹن بورڈ اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کیا گیا ہے۔ اس زیادہ سرمایہ سے شرلے انسٹی ٹیوٹ مانچسٹر اپنی تحقیق و تدوین برابر جاری رکھ سکے گی۔

برطانوی پیداوار کم ہو گئی ہے

لندن ۷ر فروری۔ اگرچہ گذشتہ برس اکثر صنعتی شاخوں نے معمول سے زیادہ سامان تیار کیا۔ لیکن گذشتہ سال کی کل صنعتی پیداوار ۳ فیصد سنہ ۱۹۵۱ء کی نسبت کم رہی۔ سرکاری اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ اگر سنہ ۱۹۴۸ء کی صنعتی پیداوار کو ۱۰۰ تصور کیا جائے۔ تو سنہ ۱۹۵۱ء کی پیداوار ۱۱۷ ہے اور سنہ ۱۹۵۲ء کی ۱۱۳.۵ ہے۔ پیداوار میں زیادہ کمی سال کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں ہوئی۔ مگر آخری تین ماہ میں پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا

اگرچہ اعداد و شمار میں انفرادی طور پر صنعتوں کا تجزیہ نہیں کیا گیا۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ پیداوار کی کمی کا باعث کپڑے کی کساد بازاری ہے۔ کیمیکلز اور کار سازی کی صنعتوں کی پیداوار بھی سال کے وسط میں بہت ہی کم رہی۔ (اسٹار)

ہالینڈ میں پہلی عورت وزیر

ہیگ ۷ر فروری۔ ہالینڈ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک خاتون کو ولندیزی حکومت میں وزیر کا عہدہ دیا گیا ہے۔ یہ خاتون مس۔ اے۔ ڈی۔ وال ایک سابق یونیورسٹی طالبہ ہے اور اسے وزارت تعلیم کے شعبہ آرٹس اور سائنس میں انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ مقرر کیا گیا ہے۔

جنگ سے قبل ولندیزی جزائر شرق الہند میں آپ محکمہ تعلیم کی افسر رہ چکی ہیں۔ اور پھر ہالینڈ میں بھی محکمہ تعلیم میں خدمات سر انجام دیتی رہی ہیں۔ (اسٹار)

سیلاب کا مقابلہ کرنے کیلئے منصوبہ

لندن ۷ر فروری۔ میری اینٹ شائر ویلز میں ۷۰۰۰ پونڈ کے ایک منصوبے کے تحت ایک ساڑھے چار میل لمبی قدرتی جھیل کو پانی محفوظ رکھنے کے تالاب میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ پانی جمع رکھنے کے علاوہ سیلاب کی روک تھام بھی کی جائے۔

لورپول کی عظیم بندرگاہ کے ملحقہ علاقوں برکن ہیڈ اور ویلاسے کو یہاں سے پائپوں کے ذریعے پانی پہنچایا جائے گا۔ (اسٹار)

مسلم لیگ کا مقصد قوم کو مولویوں اور ملاؤں کے ناکارہ عناصر سے نجات دلانا ہے قائد اعظم

قائد اعظم کا اہم ارشاد

"لیگ نے مسلمانوں کو ان کے رجعت پسند عناصر سے رہائی دلوائی ہے۔ اور ایسی رائے کی تخلیق کر دی ہے۔ کہ وہ لوگ جو خود غرضی سے اپنی ذاتی اغراض کے پیچھے پڑے ہوئے تھے قومی غدار ثابت ہو گئے ہیں لیگ نے آپکو مولویوں اور ملاؤں کے ناکارہ عناصر سے بھی رہا کر دیا ہے میں مولویوں کی جانب من حیث الجماعت اشارہ نہیں کر رہا۔ ان میں بعض مخلص ہیں اور محبانِ وطن۔ مگر ان کا ایک طبقہ واقعی برا ہے۔

میں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ برطانوی حکومت۔ کانگرس۔ رجعت پسند اور مولوی وملاّ ان چاروں سے رہائی پا لینے کے بعد اب آپ فرقہ اناث کو قیدو بند سے چھڑائیں"۔ (ارشادات جناح صفحہ ۵۱-۵۲)

بھارتی تاجروں کا بائیکاٹ کرنیکی اپیل

جوہانسبرگ ۷ر فروری۔ ٹرانسوال کی نیشنلسٹ پارٹی کے آرگن "ڈی ٹرانسوالر" نے اپیل کی ہے کہ یہاں کے تمام ہندوستانی تاجروں کا بائیکاٹ کرایا جائے تاکہ انہیں ملک سے نکل جانے پر مجبور کر دیا جائے۔ اخبار مذکور نے اپنے ایک اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو یہ خطرات لاحق ہو چکے ہیں کہ حکومت کے نسلی امتیاز کے قوانین کی بنا پر انہیں بالآخر بہت بڑی تعداد میں یونین سے نکلنا پڑے گا۔

وقت آ گیا ہے کہ عوام میں سے ہر شخص ہندوستانیوں کی دوکان سے سامان خریدنا بالکل بند کر دے۔ کیا ہر شخص جو اپنے آپ کو نیشنلسٹ کہلاتا ہے۔ اس سلسلے میں امداد دینے سے انکار کر سکتا ہے۔؟ (اسٹار)

برازیل کی روئی کے عوض برطانی جیٹ طیارے

لندن ۷ر فروری۔ اگرچہ برازیل سوتی صنعت کے مرکز مانچسٹر میں یہ اطلاعات چکر لگا رہی ہیں کہ برازیلی روئی کے عوض برطانی جیٹ طیارے سپلائی کرنے کے مسودے پر دستخط ہو چکے ہیں۔ مگر روئی کے کمیشن کو ایسے معاہدے پر دستخط ہو جانے کی تصدیق ابھی تک موصول نہیں ہوئی۔

"فائننشل ٹائمز" کے نامہ نگار نے کمیشن کے ایک ترجمان کے اس بیان کا حوالہ دیا ہے کہ بہر حال معاہدے پر دستخط ہو جانا یقینی ہے۔ اور پوری توقع ہے کہ یہ سودا ہو جائے گا۔ (اسٹار)

قرونِ اولیٰ میں مسلمانوں کی ترقی کے اسباب
تعلیم الاسلام کالج میں تقریر

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ر فروری بروز منگل۔ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کالج ہال میں علامہ علاؤ الدین صدیقی ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی "قرون اولیٰ میں مسلمانوں کی ترقی کے اسباب" پر تقریر فرمائیں گے۔ عزت مآب ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب اسمبلی صدارت فرمائیں گے۔

ارباب ذوق سے شرکت کی التماس ہے۔

مصر میں کسٹم کی آمدنی میں کمی

سکندریہ ۷ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے محکمہ کسٹم کو گذشتہ سال کی نسبت ۵،۸۷۱،۸۰۲ پونڈ کا خسارہ ہوا۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴